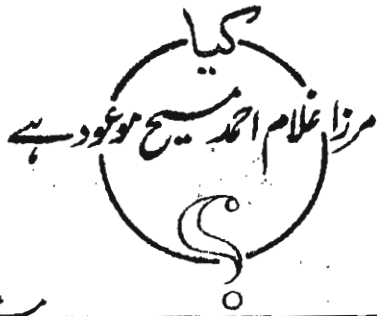


حضرت مولانا محمد یوسف لودیانوی
مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان



مسئلہ جہاد کی روشنی میں اس کا فیصلہ

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی امت کے بارے میں ہر خاص و عام جانتا ہے کہ وہ جہاد کے منکر ہیں، کیونکہ مرزا صاحب کی زندگی کا بیشتر حصہ صرف اس مقدس شہن پر صرف ہوا کہ جہاد کے جذبات مسلمانوں کے دل سے نکال دئے جائیں اور انہیں برٹش راج کے جاہلانہ تسلط کے سامنے کئی سپردگی اور اسکی ابدی غلامی کا درس دیا جائے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں،

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے۔ اور میں نے جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس المایاں ان سے بھر سکتی ہیں، اور میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور ہندی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔

بہت جہاد کا فتویٰ ایک ایسی چیز تھی جس کے نتیجے میں مرزا سیت سے مسلمانوں کی بیزاری و تنفر میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ منیر رپارٹ کے فاضل مرتبین لکھتے ہیں،

”عقیدہ ختم نبوت، علی بن مریم کا دوزخیانیت سے پہلے بجد عنصری دوبارہ آنا اور مسئلہ جہاد۔ ان تینوں مسائل کے متعلق اختلافات ایسے تھے کہ علماء کی طرف سے

احتجاج اور مرزا صاحب کے خلاف کفر کے فتوؤں کا اجراء بالکل طبعی امر تھا۔ لہذا ۱۸۵۲ء میں جونہی مرزا صاحب نے مامورین اللہ ہونے کا دعویٰ کیا، ان کے خلاف کفر کے فتوے دئے جانے لگے۔ اس (مرزائی) تحریک میں جہاں بعض ذی علم اور ذی اثر حضرات مثلاً مولانا محمد علی، خواجہ کمال الدین، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ اور ڈاکٹر محمد حسین نے کشاں کشاں شامل ہو گئے۔ وہاں دوسرے لوگ غضبناک بھی ہوتے جو اس تحریک کو اصلاً سیاسی تحریک اور مسلمان ممالک و اقوام کے لئے باعثِ خطرہ سمجھتے تھے۔ ڈاکٹر محمد اقبال نے اس کی شدید مذمت کی اور پروفیسر الیاس برنی نے اس کو استہزاء کا نشانہ بنایا۔ ۲

انگریزی اقتدار کی بے جا خوشامد تملق قادیانی تحریک کیلئے بے حد ذلت و رسوائی اور بدنامی کا نشان بنا ہوا تھا۔ مرزا صاحب کی جانب سے انگریز بہادر کی مدح دستاویز اور حرمت جہاد کے طواریح پڑھ کر خود ان کے عقیدہ مندوں کو شرم آجاتی تھی۔ مرزا محمود احمد صاحب ضلیفہ قادیان کا بیان ہے کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو۔ مگر مجھے (مرزا محمود احمد صاحب کو) افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں کو کہتے سنا ہے کہ یہیں حضرت مسیح موعود کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آجاتی ہے۔ ۳

لیکن انگریز کے دہائی اقتدار کے سلسلے میں مرزا صاحب کے لئے یہ بدنامی لائقِ مد فخر تھی۔ کیونکہ:-
الف۔ ان کی نبوت و مسیحیت انگریزی اقتدار کا خود کاشتہ پودا تھی۔

ب۔ انگریزی اقتدار اور مرزائی مسیحیت ایک دوسرے کے دوا دار حلیف تھے۔
ج۔ دونوں کے مفادات ایک دوسرے سے وابستہ تھے۔

د۔ اقتدار، مرزائی مسیحیت کا مضبوط قلعہ تھا۔ اور

۱۔ مسیحیت، اقتدار کے لئے توہید اور حرزِ امان تھی۔

۲۔ اقتدار، مسیحیت کے لئے نقلِ الہی اور ادولالہ تھا۔ اور

۳۔ قادیانی اصطلاح میں یہ حضرات منافق تھے۔ ۴۔ تحقیقاتی رپورٹ برائے نساہات

پنجاب ۱۹۵۳ء (اردو ترجمہ) ص ۲۸۷ ۳۔ الفضل، جولائی ۱۹۳۲ء

نہ۔ مسیحیت، دربارِ اقتدار میں مسلمان باغیوں کی غزبی کیا کرتی تھی۔

ح۔ اقتدار، مسیحیت کا پاسبان دنگھبان تھا۔ اور

ی۔ مسیحیت، دجالی اقتدار کے دوام و بقا کے لئے دعاگو تھی۔

ان دنوں مرزا صاحب کے حرمیت، جہاد کے فتویٰ پر جس قدر احتجاج کیا جاتا ہے انہیں اسی قدر سرت ہوتی کہ
انگریز پرستی کی سند ہتیا ہو رہی ہے۔ اور وہ اس شہادت کو لیلانے اقتدار کے سامنے پیش کر کے
کہہ سکتے ہیں۔

بحرمِ عشق تو ام سے کشند و غوغا نیست تو نیز بر سرِ بام آکر خوش تماشا نیست
انہیں لقبِ اسلامیہ سے غداری کا الزام دیا جاتا تو کہتے۔

گرچہ بدنامی است پیش عاقلان مانخی خواہیم ننگ و نام را

الغرض مرزا صاحب اپنے غلّ الہی پر اپنا سب کچھ قربان کر چکے تھے، اور اس کے تابدار قائم رہنے
کے لئے کوشاں تھے، ان کا خیال تھا کہ برطانوی اقتدار کا سایہ غلام ہند پر ہمیشہ رہے گا۔ اور اس آفتاب
کو کبھی زوال نہیں ہوگا۔ لیکن جب ۱۹۴۷ء میں قادیانی ادولالام نے رختِ سفر باندھا تو قادیانی عقائد کا سارا
ملح اتر گیا۔ اور قادیانی اکابر کو مرزا صاحب کے متوحش عقائد میں اصلاح و ترمیم کی ضرورت محسوس ہوئی۔
اس کی ایک مثال سلسلہ جہاد ہے۔ مرزا صاحب ساری عمر فتویٰ دیتے رہے کہ "جہاد منسوخ ہو گیا، کیونکہ
سیح آچکا۔" لیکن جب ۱۹۵۴ء کی تحقیقاتی عدالت نے مرزا بشیر الدین صاحب خلیفہ ربوہ سے سوال کیا
"کیا اس مفہوم کی کوئی حدیث ہے کہ سیح، جہاد یا جزیہ کے متعلق قانون کو منسوخ کر دے گا۔؟" تو
خلیفہ صاحب نے جواب دیا:

"ایک حدیث جزیہ کے متعلق ہے اور دوسری حرب کے متعلق۔ ہم جزیہ کے متعلق
حدیث کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور دوسری کو اس کی وضاحت سمجھتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے
کہ جو الفاظ یعنی یعنی حدیث میں استعمال ہوئے ہیں۔ ان کے معنی منسوخ کرنے کے ہیں۔
ہم سمجھتے ہیں کہ اس لفظ کے معنی التوا کے ہیں۔" ۱۰

۱۰۔ مرزا صاحب کا ایک شعر ہے۔

تاج و تخت ہند تیسر کو مبارک ہو مدام جسکی شاہی میں میں پاتا ہوں فلاح روزگار
۱۰۔ "تحقیقاتی عدالت میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان" ص ۱۰ شائع کردہ: دارالتعمیر (دہلی)

اردو بازار، لاہور۔

خلیفہ صاحب کا منشور یہ تھا کہ ان کے والد محترم مرزا غلام احمد کا فتویٰ "التواضع جہاد" کا تھا تربت جہاد کا نہیں تھا۔ اس کی مزید تشریح ۲۷ برس بعد مولوی اللہ دتا جالندھری نے گذشتہ سالانہ جلسہ ربوہ میں اس طرح فرمائی ہے :

حضرت سیح موعود (مرزا غلام احمد) کے زمانہ میں چونکہ مذہبی آزادی تھی، ملک میں امن و امان قائم تھا، اس لئے تمام مسلمان فرقے اور مذہبی و سیاسی راہنما انگریزوں کے خلاف جہاد کا اعلان کرنے کے خلاف تھے، سب کے نزدیک اس وقت جہاد کی شرائط موجود نہیں تھیں، یہی موقف حضرت سیح موعود (مرزا غلام احمد) کا تھا کہ جب تک شرعی شرائط متحقق نہ ہوں۔ جہاد بالسیف جائز نہیں۔ جماعت احمدیہ (مرزائیوں) کے نزدیک جہاد کے التواء کا حکم وقتی اور عارضی ہے، جب کبھی دشمنان دین تشدد اور قوت سے کام لیں گے۔ اسلام اور مسلمانوں کو نشانے کے لئے برسر پیکار ہوں گے قرآن و حدیث کی مانند کردہ شرائط کے ماتحت پھر جہاد بالسیف ضروری ہوگا۔"

خلیفہ صاحب اور مولوی اللہ دتا جالندھری صاحب کی اس تشریح سے واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب کی جانب سے جہاد کے منسوخ اور قطعی حرام ہونے کا فتویٰ محض سیاسی مصلحت کی پیداوار تھا۔ ورنہ جہاد حسب مرقعہ اب بھی جاری ہے۔ مدد شکر کہ قادیانی لیڈروں کو ستر نوے سال بعد مرزا صاحب کے پھیلائے ہوئے غلط عقیدہ کی اصلاح کی توفیق ہوئی۔ لیکن ابھی ایک اشکال باقی ہے۔ امید رکھنی چاہئے، کہ قادیانی مفکر اس کی جانب بھی فوری توجہ فرمائیں گے۔

اشکال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے جہاد کے منسوخ، موقوف اور آئندہ کے قطعی حرام ہونے کی بنیاد اس نکتہ پر رکھی تھی کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جہاد منسوخ ہو جائے گا، دینی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور آئندہ دین کے لئے تلوار اٹھانا حرام ہوگا۔ اب اگر جہاد واقعہ بند نہیں ہوا تو مرزا صاحب مسیح موعود کیسے ہوئے۔؟ مرزا صاحب نے تو جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان اس بنیاد پر کیا تھا کہ وہ بزعم خود مسیح موعود ہیں، اس سلسلہ میں ان کی تصریحات ملاحظہ فرمائیے، ایک جگہ لکھتے ہیں :

"صحیح بخاری میں مسیح موعود کی شان میں صاف حدیث موجود ہے۔ کہ لیضح الحرب

یعنی مسیح موعود لڑائی نہیں کریگا، تو پھر کیسے تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف تو آپ لوگ اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ صحیح بخاری، قرآن شریف کے بعد اصح الکتب ہے اور دوسری طرف صحیح بخاری کے مقابل پر ایسی حدیثوں پر عقیدہ کر بیٹھتے ہیں کہ جو صحیح بخاری کی حدیث کے منافی پڑتی ہیں۔ ۱۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے۔ تو کافران کے دم سے ہلاک ہوں گے اور حد نظر تک ان کا دم عیسوی اتر کر سے گا، مرزا غلام احمد صاحب اس حدیث کو اپنی ذات پر چسپان کرنے کیلئے اس کی تاویل و توجیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ مسیح کے وقت میں نبہاد کا حکم منسوخ کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی صفات میں لکھا ہے، کہ یمنع الحرب یعنی مسیح موعود جب آئے گا۔ تو جنگ اور بہاد کو موقوف کر دے گا۔ ۲۔

”تیسرے وہ گھنٹہ جو اس منارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کر دیا جائے گا اس کے نیچے یہ حقیقت معنی ہے تاکہ لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں، یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آگیا۔ اب سے زمین بہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ جیسا کہ حدیثوں میں پہلے ہی لکھا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کیلئے لڑنا حرام کیا گیا اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے۔ اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے۔ یعنی یمنع الحرب جس کے یہ معنی ہیں کہ جب آئیگا، تو بہاد لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو مسیح آچکا، اور یہی ہے جو تم سے

۱۔ تریاق القلوب ص ۱۱ مصنف مرزا غلام احمد صاحب۔ ۲۔ تجلیات الہیہ ص ۱۱ مصنف مرزا غلام احمد صاحب۔ ۳۔ یہاں یہ تنبیہ کر دینا ضروری ہے کہ اسلام میں مسیح موعود کی کوئی اصطلاح راجح نہیں۔ قرآن و حدیث کی واضح تفسیر کے مطابق امت اسلامیہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت میں ان کا نزول ہوگا۔ مگر مرزا صاحب ”عیسیٰ ابن مریم کے لفظ سے کتراتے ہیں، اسلئے انہوں نے مسیح موعود“ کی غیر اسلامی اصطلاح ایجاد کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات اور آثار کو ان کے لئے لکھا ہے۔ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱

بول رہا ہے۔“ ۱

اسی اشتہار میں دوسری جگہ علی قلم سے لکھتے ہیں :

”آج سے انسانی جہاد بر تلوار سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے حکم سے بند کیا گیا، اب اس کے بعد جو شخص کا فر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کیم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے، جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے، سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں، ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں، پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ جیسے جن انسانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دے گئے، لہذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔“ ۲

اربعین ۳ میں ”نصائح“ کے زیر عنوان مرزا صاحب جلال و جمال کا ذہنی فلسفہ پیش کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ تورات کی آنتشی شریعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلالی نام محمد تھا۔ اور انجیل کی جمالی تعلیم میں آپ کا جمالی نام احمد تھا۔ آپ کی کئی زندگی جمالی تھی اور مدنی زندگی جلالی۔ اور

پھر یہ دونوں صفتیں امت کے لئے اس طرح تقسیم کی گئیں کہ صحابہ کو جلالی رنگ کی زندگی عطا ہوئی اور جمالی رنگ کی زندگی کے لئے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منظر ٹھہرایا، یہی وجہ ہے کہ اس کے حق میں فرمایا گیا کہ: ”بضع الحرب“ یعنی لڑائی نہیں کریگا، اور یہ خدا تعالیٰ کا قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ اس حصے کے پورا کرنے کے لئے مسیح موعود اور اسکی جماعت کو ظاہر کیا جائیگا، جیسا کہ آیت و آخر میں منہم لثمنا یحقر الہمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ اور آیت تصنع الحرب اوزارہا بھی اشارہ کر رہی ہے۔“ ۴

۱ ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۱۴ طبع عبید ربوہ ۲ سفید جھنڈا دشمن سے پناہ لینے اور اس کے آگے ہتھیار ڈالنے کے لئے بلند کیا جاتا ہے۔ ۳ ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۲۵ طبع عبید ربوہ۔

۴ اربعین ص ۱۵

اگے چل کر وہ مزید تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کئی دہائی زندگی میں جمالی مسیوی اور جمالی موسیوی کے دونوں نمونے ظاہر کر دیئے۔ اور پھر آپ نے اپنے روحانی وارثوں میں سے جمالی نمونہ دکھانے کیلئے صحابہؓ کو مقرر کیا، کیونکہ اس وقت اسلام کی مظلومیت کے لئے یہی علاج قرین مصلحت تھا۔۔۔ پھر۔

”پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا، اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جمالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا، یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اس نئے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔ اور خدا نے تمہیں (مرزائیوں کو) عیسیٰ احمد صغمت کے لئے بطور اعضاء کے بنایا، سو اب وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حسن اور جمال دکھلاؤ۔“ ۱

اسی اربعین میں مرزا صاحب حدیث یضح الحرب کی تشریح کے ضمن میں حضرت موسیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خود اپنے زمانے کا تدبیری فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے نہیں بچا سکتا تھا۔ اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔۔۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف ہزیمہ دیکر زائدہ سے نجات پانا قبول کیا گیا۔۔۔ اور پھر مسیح موعود کے وقت میں قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔“ ۲

جس تاج پوشی ہمارے شہنشاہ عالی جاہ ایڈورڈ تیسرے کے موقع پر مرزا صاحب نے جہاد کے قطعی استیصال کے لئے ایک تجویز پیش کی تھی اس میں اور بہت سی باتوں کے علاوہ یہ بھی لکھا :

”سورہ فاتحہ اور سورہ نذر اور کئی اور سورتوں میں اشارہ کیا گیا ہے کہ جس طرح نبی اسرائیل کے نبیوں کا سلسلہ آخر کو ایک ایسے نبی پر ختم ہوا جس نے تلوار نہیں اٹھائی اور نہ جہاد کیا

۱۔ اربعین ۱۸۱۶ء ۲۔ اربعین ۱۸۱۶ء ۱۵ حاشیہ

۳۔ ۴۔ یہ مرزا صاحب کے الفاظ ہیں۔

اور محض اخلاقی تعلیم کی قوت سے دلوں کو اپنی طرف کھینچنا، ایسا ہی محمدی سلسلہ میں جب وہی زمانہ آئے گا، یعنی جبکہ ہجرت سے پچودھویں صدی آئے گی جو اس زمانہ سے بہت مشابہ ہے جبکہ حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ تب حضرت عیسیٰ مسیح کی مانند اس امت میں بھی ایک شخص پیدا ہوگا، جو تہ بہ تہا کرے گا اور نہ تلوار اٹھائے گا۔ اور آرام اور صلح کاری سے دلوں کو خدا کی طرف کھینچے گا۔“

اس سے وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح مسیح ناصری کی شریعت میں جہاد نہیں تھا اسی طرح مسیح محمدی (نور مرزا صاحب) کی شریعت میں بھی جہاد نہیں، اس سلسلہ میں وہ مزید صراحت کرتے ہیں:

”میں مسیح سچ کہتا ہوں کہ اب وہ اگر ایسا کریں گے (یعنی جہاد کریں گے) تو وہ خدا سے لڑیں گے اور خدا ان سے لڑیگا، کیونکہ اس کا منشاء یہی ہے کہ دنیا کو یہ معجزہ دکھا دے کہ نرمی سے اور صلح سے اور اخلاق کے کمال سے اور اعجازی نمونوں سے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرے، پس جو شخص اس کے منشاء کے برخلاف دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے وہ اس کے معجزہ کو باطل کرنا چاہتا ہے اور اسکی حکمت کا دشمن ہے۔“

مرزا صاحب نے ”گورنمنٹ انگریزی اور جہاد“ کے موضوع پر ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا تھا اس میں بھی انہوں نے ”مسیح اور جہاد“ کے نکتہ کو فراموش نہیں کیا، فرماتے ہیں،

”یہ خیال ان کا (مسلمانوں کا) ہرگز صحیح نہیں ہے کہ جب پہلے زمانہ میں جہاد روا رکھا گیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اب حرام ہو جائے۔۔۔۔۔ اس کے ہمارے پاس دو جواب ہیں، ایک یہ کہ یہ خیال قیاس مع الفارق ہے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز کسی تلوار نہیں اٹھائی بجز ان لوگوں کے جنہوں نے پہلے تلوار اٹھائی۔۔۔۔۔“

(باقی آئندہ)

۱۔ ریویو آف ریلیجز، جلد ۲، ص ۲۲

۲۔ سرسید کی تقلید میں مرزا صاحب کا نظریہ بھی یہ ہے کہ اسلام میں صرف دفاعی جنگ کی اجازت ہے۔ حملہ میں پہل کرنے کی اجازت نہیں۔ مگر یہ نظریہ صرف مرعوب ذہنیت کی پیداوار ہے۔ اور اسلام کی پوری تاریخ اسکی تکذیب کرتی ہے۔ یہ ایک الگ مقالے کا موضوع ہے۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔